مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

...بنام... مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(سترہویں قسط)

﴿ مکتوب:......۲۷ ﴾

جناب برادرِ عزیز و بزرگ تر، مولانا، علامہ سید محمد یوسف بنوری حفظه الله

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کا والا نامہ کچھ عرصہ قبل موصول ہو چکا تھا، اس کے نور وعبقریت سے چھلکتے فیض نے مجھ میں نشاط پیدا کر دیا، اور میں نے اللہ عز وجل سے دعا کی کہ آپ کی نورانیت، عبقریت اور افادہ میں اضافہ فرمائے۔

میں نے مولانا ابوالوفاء (افغانی) کو کسی مناسبت سے خط لکھا تھا، اس میں آپ سے متعلق امر یہ تھا کہ ''لمحات النظر فی سیرۃ الإمام زفرؒ''، ''إشارات المرام'' اور (شیخ) ابوزہرہ کی ''أبو حنیفة'' کا ایک ایک نسخہ آپ کی سفر سے واپسی پر آنجناب کو پیش کر دیں، اس لیے کہ مجھے مجلسِ علمی کے کراچی منتقل ہونے کا علم ہوا تھا۔ علاوہ ازیں آپ کے مکتوب کو بھی کافی تاخیر ہوئی، تو خیال ہوا کہ آپ سالانہ تعطیلات کی بنا پر سفر میں ہوں گے۔ مولانا ابوالوفاء کی جانب سے آنے والے خط سے علم ہوا کہ کتابیں اُنہیں اب تک موصول نہیں ہوئیں، اور آنجناب بھی ڈابھیل میں ہی تدریس میں مشغول ہیں۔ اس کے باوجود میں نے خط بھیجنے میں قدرے تاخیر کی، (خدانخواستہ) آپ سے بدلہ لینے کے لیے (ایسا) نہیں (کیا)، بلکہ اپنے ذمہ لگے کاموں کی تکمیل کی بنا پر (تاخیر ہوئی)، مثلاً: ''العالم والمتعلم''، ''رسالة أبی حنیفةؒ إلی البتّی'' اور ''الفقه الأبسط'' کی طباعت، اور پھر فوراً ہی ''الحاوي فی سیرۃ الإمام الطحاوي'' کی چھپائی، اور اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حتی الوسع ان سب کتابوں سے فراغت

حاصل ہوئی تو جلد موصول ہونے کی رغبت اور پچھلی تاخیر کی تلافی کی خاطر ہوائی ڈاک سے ’’الحاوي‘‘ اور ’’مجموعة الرسائل‘‘ کا ایک ایک نسخہ ارسال کیا ہے۔ یہ کام ہمہ تن ہوکر کیا ہے، اس لیے کہ صحت اور بینائی (کی کمزوری) کی بنا پر یہ اندیشہ تھا کہ کسی روز علمی کام کرنے سے عاجز نہ رہ جاؤں، (اس کام کی) توفیق پر اللہ کا شکر گزار ہوں۔ یہ ایک عاجزانہ کوشش ہے، کوتاہی پر معذور سمجھیے گا۔ نیز عام ڈاک سے بھی دونوں کتابوں کے چھ چھ نسخے بھیجے ہیں، انہیں حسبِ منشا صرف کر لیجیے گا۔ آپ کی مطلوب کتب کے حوالے سے اشارے کا منتظر ہوں۔ اگر مولانا میاں کو دونوں کتابوں کا ایک ایک نسخہ بھیج سکیں تو بہتر ہوگا۔ ان کے نمایاں وقابلِ قدر احسانات ہمیشہ سے (جاری وساری) ہیں، اور ان شاء اللہ! عنقریب آپ کی گراں قدر معاونت سے ان کے ہاتھوں علمی ترقی ہوگی، اور یہ کام اللہ کے لیے دشوار نہیں۔

میں نے شیخ رضوان کی ’’فهارس البخاري‘‘ کا ایک نسخہ آپ کے نام ’’بیت الحمد‘‘ اور ’’مجلسِ علمی کراچی‘‘ میں ارسال کیا تھا، اور ایک اور نسخہ مفتی کراچی مولانا محمد شفیع دیوبندی [1] کے نام بھیجا تھا۔ شیخ رضوان نے ازخود بھی مولانا عثمانی کو وہاں کی جمعیتِ تاسیسی کے رکن کے نام ایک نسخہ ارسال کیا ہے، معلوم نہیں اس کا کیا انجام ہوا؟! اگر ہمیں وہاں کا کوئی درست پتہ معلوم ہو جاتا تو اچھا تھا۔

اب تنگ دامنی کی بنا پر خاموشی اختیار کر لیتا ہوں، تمام احباب کو میرا سلام۔

آپ کا بھائی: محمد زاہد کوثری

۳۰؍رمضان، سنہ ۱۳۶۸ھ

پس نوشت: آپ کا قیمتی ہدیہ [2] موصول ہوگیا، بار بار شکریہ، بابرکت دعاؤں کی اُمید کے ساتھ آپ کو عید مبارک۔

حواشی

۱:- مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندی حنفی رحمہ اللہ: پاک وہند کے کبار فقہاء میں شمار کیے جانے والے اپنے دور کے مفتی اعظم پاکستان، ۱۳۱۴ھ میں اس جہانِ رنگ وبو میں آنکھ کھولی، سلسلۂ نسب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے، (یہ عثمانی خاندان بقعۂ علم ونور قصبہ دیوبند کا باسی تھا اور مفتی صاحب کے والدِ محترم مولانا محمد یٰسین رحمہ اللہ دارالعلوم کے استاذ تھے۔ مفتی صاحب رحمہ اللہ نے ابتداء سے انتہاء تک دارالعلوم دیوبند میں ہی تعلیم حاصل کی، اور ۱۳۳۵ھ میں رسمی طالب علمی سے فراغت حاصل کی، اور اسی سال اپنی مادرِ علمی میں ہی تدریس کا آغاز کیا)، ۱۳۵۰ھ میں دیوبند میں مفتی کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۳۶۲ھ تک اسی عہدے پر رہے، تقسیمِ ہند کے بعد ۱۳۶۷ھ میں پاکستان منتقل ہوئے، اور ۱۳۷۰ھ میں نانک واڑہ کراچی میں ایک دینی ادارے کی بنیاد ڈالی، جو بعد ازاں کورنگی میں منتقل ہوا اور آج یہی ادارہ ایک تناور درخت کی

صورت میں جامعہ دارالعلوم کراچی کے نام سے جانا جاتا ہے، حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تادمِ واپسیں تدریس وافتاء کی خدمات میں مشغول رہے، ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء میں راہیِ سفرِ آخرت ہوئے۔

مفصل حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ماہنامہ ''البلاغ'' کا مفتی اعظم نمبر، ''العناقيد الغالية'' مولانا عاشق الٰہی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (ص: ۷۷-۷۹) وغیرہ۔

۲:- آئندہ خط سے معلوم ہوگا کہ یہ ہدیہ جس پر علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قدر مسرت کا اظہار کیا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''التاريخ الكبير'' (دونوں قسمیں) تھا۔

مکتوب:......۲۸

جناب استاذِ بزرگوار، محققِ یگانہ، سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کا آخری گرامی نامہ رمضان المبارک کے آخر میں موصول ہوا، اس سے قبل آپ کا گراں قدر ہدیہ ''تاريخ البخاري'' کا مطلوبہ حصہ پہنچ چکا تھا۔ آپ نے احسان کرنے کی ہی ٹھان لی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس احسان کا بدلہ عنایت فرمائے۔ عارف برہان پوری کے حالات پر آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ بجا طور پر شیخ الحدیث اور صدر المدرسین ہیں۔ آپ کے خداداد کمالات، علم کے پیاسے نفوس کو سال بہ سال مسلسل (علمی) بڑھوتری کے ساتھ غذا فراہم کرتے ہیں۔

میرا خیال تھا کہ آپ اپنے جلیل القدر والد کی جانب گامزن ہو چکے ہوں گے، اس بنا پر خاص طور پر آپ کے لیے مولانا ابوالوفاء (افغانی) کو کتابیں بھیج چکا ہوں، تاکہ وہ واپسی پر آپ کو پیش کر سکیں، اب معلوم ہوا کہ آپ جامعہ (اسلامیہ ڈابھیل) میں ہی ہیں، ادھر بھیجی گئی ڈاک میں بھی غلطی ہوگئی، سامان کی ترسیل کرنے والے نے اناضول کے میرے ایک دوست کا سامان استاذ (افغان) کو اور استاذ کو ارسال کردہ کتب اناضول بھیج دیں، اب ان دونوں قسم کی اشیاء کو واپس منگوانا دشوار ہے، ان شاء اللہ! قریبی فرصت میں آپ کو ''إشارات المرام'' کا ایک نسخہ ارسال کروں گا۔

چونکہ میں مولانا مفتی (مہدی حسن رحمۃ اللہ علیہ) کی ''شرح الحجج'' (''كتاب الحجة على أهل المدينة'' کی تعلیقات) کی تحقیق (ونظرِ ثانی) نہیں کر سکتا، اس لیے ڈاک میں وہ (مسودہ) بھی مولانا ابوالوفاء کو ارسال کر دیا ہے، اور وہ، مولانا مفتی (مہدی حسن صاحب) یا آپ تک پہنچائیں گے۔ یہ کتاب ایک عظیم ذخیرہ ہے، (اللہ تعالیٰ کی) توفیق سے اس نے متفرق دلائل کو یکجا کر دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ قابلِ ملاحظہ پہلو یہ ہے کہ بعض مقامات پر متن کو یقینی طور پر غلط قرار دیا ہے، حالانکہ مؤلف کے زمانہ کا لہجہ اور آخری ادوار کا لہجہ دونوں مختلف ہیں، میری نگاہ میں زیادہ مناسب یہ تھا کہ متن

کو غلط قرار دیئے بنا محض اپنے تحفظ کے اظہار پر اکتفا کرلیتے۔ تحقیق نظرِ ثانی نہ کرسکنے کے حوالے سے میرا عذر یہ ہے کہ مجھے احادیثِ احکام کے متعلق استاذ (مفتی مہدی حسن) کی وسعتِ علمی اور اس آخری دور میں اپنی نگاہ کی کمزوری کا ہے۔

اللہ جانتا ہے کہ مجھے آپ تک پہنچنے کا کس قدر اشتیاق ہے، میں اپنی آنکھیں بند کرکے تصور ہی میں آپ کے محترم چہرے کا دیدار کرنے پر اکتفا کرلیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت آپ کو طویل عمر عنایت فرمائے، اور آپ کی ذات سے مسلمانوں کو مستفید فرمائے، مواقعِ قبولیت میں آپ کی دعاؤں کا امیدوار ہوں، میرے عزیز تر بھائی! اس قابلِ فخر صدارت پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ (۱)

مخلص: محمد زاہد کوثری

شوال سنہ ۱۳۶۸ھ

شارع ملک، محلّہ روم: ۳

پس نوشت: مولانا میاں کو رسائل بھیجنے کا کوئی باعث نہیں؛ کیونکہ میں انہیں ہوائی ڈاک سے رسائل بھیج چکا ہوں، ان شاء اللہ! آج ہی بازار جاکر ''الإشارات'' کا ایک نسخہ خریدوں گا اور بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کروں گا۔ (''إشارات المرام'' ہوائی ڈاک کے حوالے کرچکا ہوں)۔ (۲)

حواشی

۱:- حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے صدر المدرسین بنائے گئے تھے، علامہ موصوف اسی منصب پر مبارک باد پیش کررہے ہیں۔

۲:- یہ جملہ خط کے اوپر لکھا تھا، بظاہر خط ارسال کرنے سے قبل علامہ کوثریؒ نے ''إشارات المرام'' خرید کر ہوائی ڈاک سے بھیجی ہوگی، اس لیے صفحے کے اوپر یہ خبر درج کردی ہے۔

﴿ مکتوب:......۲۹ ﴾

مولانا، برادرِ عزیز تر، علامہ ماہرِ (علوم وفنون) سید محمد یوسف بنوری حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! اس خط کے لکھنے کا مقصد آپ کو ہمارے دوسرے گھر میں منتقل ہونے کی اطلاع دینا ہے، شاید نیا گھر ہمارے لیے زیادہ بہتر ثابت ہوگا، نیا پتہ یہ ہے: شارع عباسیہ، مکان نمبر: ۱۰۴۔

آنجناب کو ''العالم'' (والمتعلم) اور (الحاوي فی) ''سيرة الطحاوي'' ہوائی ڈاک سے ارسال کی ہیں، شاید دونوں کتابیں موصول ہوگئی ہوں گی، ''سيرة زفرؒ'' و(الحاوي فی سيرة) ''الطحاوی''، (شیخ) ابوزہرہ کی ''أبو حنيفة'' اور ''إشارات المرام'' کے چند نسخے عام ڈاک

سے بھی بھیجے ہیں، امید ہے وصولی کی اطلاع دیں گے۔ مولانا مفتی (مہدی حسن صاحب) کی ''شرح کتاب الحجة'' ایک مخطوط کے ساتھ مولانا ابوالوفاء کو ہوائی ڈاک سے ارسال کردی ہے، وہ آپ کو یا براہِ راست مولانا مفتی (مہدی حسن صاحب) کو پہنچا دیں گے۔ پہلے ذکر کیے گئے عذر کی بنا پر میں (اس کتاب کے متعلق) اپنے ملاحظات نہیں پیش کرسکا۔ مولانا میاں کو ہوائی ڈاک سے ''سیرة أبی یوسف'' و(سیرة) ''زفر''، ''العالم'' (والمتعلم) اور (الحاوي في سیرة) ''الطحاوي'' ارسال کرچکا ہوں، اگر آپ نے انہیں (یہ کتب) نہیں بھیجیں تو اب بھیجنے کا کوئی باعث نہیں۔

اللہ تعالیٰ علم کے ایک ذخیرے کے طور پر آپ کو بقائے طویل عطا فرمائے۔ امید ہے مجھے اپنی نیک دعاؤں میں فراموش نہ کریں گے، میرے عزیز تر بھائی!

مخلص

محمد زاہد کوثری

۲۰ شوال سنہ ۱۳۶۸ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۱۰۴، قاہرہ

پس نوشت: اللہ سبحانہٗ کے حکم سے نئے گھر میں آج یا کل منتقل ہوں گے۔

(جاری ہے)

ماہنامہ ''بینات'' کی خصوصی اشاعتیں

①	حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ (دورنگہ طباعت)	500/= روپے
②	حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ	500/= روپے
③	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ	400/= روپے
④	حضرت مفتی محمد جمیل خان شہید رحمہ اللہ	400/= روپے
⑤	حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ	350/= روپے
⑥	حضرت مولانا عطاء الرحمٰن شہید رحمہ اللہ	100/= روپے
⑦	حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری شہید رحمہ اللہ	100/= روپے